حکمتِ سیّد مودودیؒ

مسائل حاضرہ میں قرآن اور اسوۂ رسولؐ کی رہنمائی

جناب محمد یوسف صاحب لائبریرین - ادارہ معارف اسلامی - منصورہ

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ

(الاعراف - ۱)

پیروی کرو اس ہدایت کی جو تمہاری طرف خدا کے پاس سے نازل کی گئی ہے۔ خدا کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرنے لگو۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

(آل عمران - ۴)

اے نبی کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست بنا لے گا اور تمہیں بخش دے گا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ

تمہارے لیے یقیناً اللہ کے رسولؐ میں عمل کا اچھا نمونہ موجود ہے جو کوئی اللہ کی رحمت کا امیدوار ہو اور آخرت کے آنے

کَثِیْرًا ۔ کی توقع رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد رکھنے والا
ہو، اُس کے لیے (تو پیروی کا صحیح نمونہ یہی ہے) (الاحزاب۔۳)

جو لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، یا جنہوں نے کبھی قرآن پڑھا ہے، اُن کی نظر سے اس کتاب پاک میں یہ آیات ضرور گزری ہوں گی۔ بہت سوں کو ان کے معانی سے بھی واقفیت ہوگی۔ خصوصاً آخری آیت سے تو کوئی وعظ اور کوئی اصلاحی خطبہ خالی نہیں ہوتا۔ مگر آج ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ایک بار پھر یہ آیات نظروں کے سامنے لائی جائیں، کیونکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ شاید ساری مسلمان قوم ان آیات کو بھول گئی ہے۔

مجملاً ہر مسلمان اس بات کو جانتا اور مانتا ہے کہ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہم کو قرآن اور اسوۂ رسولؐ ہی کا اتباع کرنا چاہیے اور ہمارے لیے ہدایت انہی دو چیزوں میں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ ہدایت جس کے اتباع کا حکم اس قطعیت کے ساتھ تم کو دیا گیا ہے، آیا اُس کا دائرہ صرف طہارت اور استنجا اور عبادات اور (باصطلاح زمانۂ حال) ''مذہبی'' معاملات ہی تک محدود ہے یا تمہاری زندگی کے چھوٹے اور بڑے دینی اور دنیوی، قومی اور ملکی تمام معاملات پر حاوی ہے؟ نیز یہ ہدایت صرف اُس زمانہ اس ملک کے لیے تھی جس میں قرآن نازل ہوا تھا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے، یا درحقیقت یہ زمانی و مکانی قیود سے مبرا ہے اور اس میں ہر زمانے اور ہر ملک کے مسلمانوں کے لیے ویسی ہی سچی اور صحیح رہنمائی موجود ہے جیسی ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے عربوں کے لیے تھی؟ اگر پہلی بات ہے، تب تو نعوذ باللہ قرآن کا یہ مطالبہ ہی غلط ہے کہ سب رہنماؤں کو چھوڑ کر صرف اُسی کی پیروی کی جائے، اور تمام دُنیا کے طریقوں کو ترک کر کے صرف اس شخص کے اسوہ کا اتباع کیا جائے جو ہمارے پاس قرآن لایا تھا۔ اس صورت میں تو اتباع کرنے کے بجائے تم کو اپنے ایمان پر نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ لیکن اگر بات دوسری ہے، تو یہ کیا ماجرا ہے کہ تم وضو اور غسل کے مسائل میں، نکاح اور طلاق کے معاملات میں، ترکے اور وراثت کے مقدمات میں تو اس سرچشمۂ ہدایت کی طرف رجوع کرتے ہو، مگر جن مسائل کے حل پر تمہاری قوم کی

زندگی و موت کا مدار ہے ان میں نہیں دیکھنے کہ قرآن تمہیں کونسا راستہ دکھاتا ہے ، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس طرف تمہاری رہنمائی کرتی ہے۔

——— مسلمانوں کی موجودہ حالت بھی ایک طرح کی ——— (یہ الفاظ ربط کے لیے بڑھائے گئے ہیں۔ ادارہ) کی موت ہی ہے۔ جو گھن کھائی ہوئی لاش کسی عصا کے سہارے پر کھڑی ہو، وہ ہمیشہ کھڑی نہیں رہ سکتی۔ عصا کبھی نہ کبھی ہٹ کر رہے گا۔ اور لاش کبھی نہ کبھی گر کر رہے گی۔

یہ دُنیا ایک عرصۂ جنگ ہے جس میں تنازع للبقا کا سلسلہ جاری ہے۔ اس معرکہ میں اُن کے لیے کوئی کامیابی نہیں جو زندہ رہنے کے لیے مقابلہ اور مزاحمت کی قوت نہ رکھتے ہوں۔ خصوصیت کے ساتھ ایک دَور کے خاتمہ اور دوسرے دَور کے آغاز کا وقت تو قوموں کی قسمتوں کے فیصلہ کا وقت ہوتا ہے۔ ایسے وقت پر سکون اور جمود کے معنی ہلاکت اور موت کے ہیں۔ اگر تم خود ہی مرنا چاہتے ہو تو بیٹھے رہو اور اپنی موت کی آمد کا تماشہ دیکھتے جاؤ۔ لیکن اگر زندہ رہنے کی خواہش ہے تو سمجھ لو کہ اس وقت کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ یہ سُستیٔ رفتار کا زمانہ نہیں ہے۔ صدیوں کے تغیرات اب مہینوں اور برسوں میں ہو جاتے ہیں۔ جس انقلاب کے سامان اس وقت ہندوستان اور ساری دُنیا میں ہو رہے ہیں۔ وہ طوفان کی سی تیزی کے ساتھ آ رہا ہے۔ اب تمہارے لیے زیادہ سے زیادہ دس پندرہ سال کی مہلت ہے۔ اگر اس مہلت میں تم نے اپنی کمزوریوں کی تلافی نہ کی اور زندگی کی طاقت اپنے اندر پیدا نہ کی تو پھر کوئی دوسری مہلت تمہیں نہ ملے گی۔ اور تم وہی سب کچھ دیکھو گے جو دوسری کمزور قومیں اس سے پہلے دیکھ چکی ہیں۔ اللہ کا کسی قوم کے ساتھ رشتہ نہیں ہے کہ وہ اُس کی خاطر اپنی سنت کو بدل ڈالے۔

جمود بہر حال ٹوٹنا چاہیے۔ حرکت کی ضرورت ہے اور شدید ضرورت ہے مگر نری حرکت کسی کام کی نہیں۔ حکمت اور تدبر کے ساتھ حرکت ہونی چاہیے۔

خصوصاً نازک اوقات میں تو حرکت بلا تدبر کے معنی خود اپنے پاؤں پہ چل کر خندق میں جا گرنے کے ہیں۔ یہ اندھے جوش اور ابلہانہ شتاب روی کا وقت نہیں۔ قدم اُٹھانے سے پہلے ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لے کر سوچیے کہ قدم کس سمت میں اُٹھانا چاہیے؟ آپ کی منزلِ مقصود کیا ہے؟ اس کی طرف جانے کا صحیح راستہ کون سا ہے؟ اس راستے پر چلنے کے لیے آپ کو کس سامان کی ضرورت ہے؟ کن کن مرحلوں سے آپ کو گزرنا ہو گا؟ اور ہر مرحلے سے بسلامت گزر جانے کے لیے کیا تدبیریں اختیار کرنی پڑیں گی؟

اسلام پر بہت سے یقین نہ رکھنے والے لوگ نفاق اور قطعی بے ایمانی کی راہ سے مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہیں۔ یہ اسلام سے عقیدۃً اور عملاً نکل چکے ہیں، مگر اس سے برأت کا صریح اعلان نہیں کرتے، اس لیے مسلمان اُن کے ناموں سے دھوکہ کھا کر انھیں اپنی قوم کا آدمی سمجھتے ہیں، ان سے شادی بیاہ کرتے ہیں، اُن سے معاشرت کے تعلقات رکھتے ہیں، اور ان زہریلے جانوروں کو اپنی جماعت میں چل پھر کر اور رہ بس کر زہر پھیلانے کا موقع دے رہے ہیں۔

نفاق کا خطرہ ہر زمانے میں مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ رہا ہے، مگر اس نازک زمانہ میں تو یہ ہمارے لیے پیامِ موت ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھیے کہ یہ منافقین کیسا مہلک زہر ہماری قوم میں پھیلا رہے ہیں۔ یہ اسلام کا مذاق اُڑاتے ہیں، اس کی اساسی تعلیمات پہ حملے کرتے ہیں، مسلمانوں کو دہریت اور الحاد کی طرف دعوت دیتے ہیں، ان میں بے دینی اور بے حیائی اور قانونِ اسلامی کی خلاف ورزی کو نہ صرف عملاً پھیلاتے ہیں، بلکہ کھلم کھلا زبان و قلم سے اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کی تہذیب کو مٹانے کی ہر کوشش میں آپ دیکھیں گے کہ یہ دشمنوں سے چار قدم آگے ہیں۔ ہر وہ اسکیم جو اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کے لیے کہیں سے نکلی ہو، اس کو مسلمانوں کی جماعت میں نافذ کرنے کی خدمت یہی ناپاک گروہ اپنے ذمہ

لیتا ہے، اور اسلامی قومیت کا ایک جز ہونے کی وجہ سے اس کو اپنا کام کرنے کا خوب موقع مل جاتا ہے۔

یہ حالت ہے اس وقت ہماری قوم کی، اور اس حالت میں یہ ایک بڑے انقلاب کے سرے پر کھڑی ہے۔ انقلاب کی فطرت، بحرانی اور طوفانی فطرت ہوتی ہے۔ وہ جب آتا ہے تو آندھی اور سیلاب کی طرح آتا ہے۔ اس کے زور کا مقابلہ اگر کچھ کر سکتی ہیں تو مضبوط جمی ہوئی چٹانیں ہی کر سکتی ہیں ——— بوسیدہ عمارتیں جو اپنی جڑ چھوڑ کر محض فضا کے سکون وجمود کی بدولت کھڑی ہوں، ان کا کسی انقلابی طوفان میں ٹھیرنا غیر ممکن ہے۔

(ماخوذ از پیغام حق۔ فروری ۱۹۳۸ء)

خواتین کیلئے تین خوبصورت کتابیں

۱۔ شمع حرم	محمد یوسف اصلاحی	۱۲/- روپے
۲۔ عورت اور اسلام	جلال الدین عمری	۹/- 〃
۳۔ عورت قرآن کی نظر میں	شمیمہ محسن	۱۲/- 〃

البدر پبلی کیشنز۔ ۲۳ راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور ۲